سوال

(279) پوتا پوتی کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مانگا منڈی سے حافظ عبدالغفور لکھتے ہیں کہ میرے والد محترم وفات پاگئے ہیں پسماندگان میں سے ایک بیٹا یعنی سائل ایک پوتا ایک پوتی اور بیوہ موجود ہیں انہوں نے اپنی وفات سے تین دن قبل اپنے پوتے اور پوتی کے حق میں وصیت کی تھی کہ انہیں میری منقولہ جائیداد کا 4/1 حصہ دیا جائے توکیا والد محترم کی وصیت پر عمل کیا جائے یا قرآن وحدیث کی روسے ان کا کوئی خاص حصہ مقرر ہے نیز یہ بھی بتایا جائے کہ والد محترم کی جائیداد سے کس کو کتنا حصہ دیا جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہوکہ قانون وراثت کے مطابق قریبی رشتہ داروں کی موجودگی میں دور کے رشتہ دار محروم رہتے ہیں صورت مسئولہ میں قریبی رشتہ دار بیٹا موجود ہے اس کے ہوتے ہوئے دور کے پوتا اور پوتی شرعی طور پر اپنے دادا کی جائیداد کے حصہ دار نہیں ہیں لیکن مرحوم نے ان کے حق میں اپنی جائیداد کے 4/1 کی وصیت کی جائز ہے اور شریعت نے اس کی اجازت دی ہے کیونکہ وصیت کی تین شرائط ہیں : (1) وصیت شرعی وارث کے لیے نہ ہو۔

(2) 3/1 سے زائد نہ ہو۔ (3) ناجائز کام کے لیے نہ ہو۔ اس صورت میں تینوں شرائط پائی جاتی ہیں لہذا اس وصیت کا نافذ کرنا ضروری ہے جس کی صورت یہ ہوگی کہ تقسیم جائیداد سے پہلے 4/1 الگ کر دیا جائے اور مرحوم کے پوتے اور پوتی کو دے دیا جائے باقی 4/3 میں وراثت کا قانون جاری ہوگا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے :

کل حصص : بیٹا = 32/21 بیوہ = 32/3 پوتا پوتی = 4/1 = 8'3'2'1

یعنی کل جائیداد کے 32 حصے ہوں گے جن میں سے 4/1 حصے پوتے اور پوتی کو بلحاظ وصیت دیئے جائیں گے باقی 24 حصوں سے 8/1 یعنی 3 حصے بیوہ کو اس کے بعد ماند 21 حصص لڑکے کو مل جائیں گے مرحوم کی جائیداد اس طرح تقسیم ہوگی پوتے اور پوتی کو بحیثیت وارث تو کچھ نہیں ملے گا البتہ وصیت کے مطابق وہ اداد کی جائیداد سے حسب وصیت حقدار ہیں وصیت کا اجراء تقسیم وراثت سے پہلے ہوگا پھر باقی جائیداد کو حسب تفصیل بالا تقسیم کیا جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:303